E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : Tareekh-e-Hind (Ahd-e-Ateeq-1526)

Module Name/Title : North India 8th-12th Century

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Danish Moin
PRESENTATION	Dr. Danish Moin
PRODUCER	M.A. Muneer

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 20 پلاوا، چولا، چالوکیہ اور راشٹرکوٹ حکمراں

ساخت

20.0 مقاصد

20.1 تمہید

20.2 کانچی کے پلوا حکمراں

20.2.1 نرسمہا وشنو

20.2.2 مہندرورمن

20.2.3 نرسمہاورمن اول

20.2.4 پرمیشورورمن اول

20.2.5 نندی ورمن

20.2.6 دانتی درگا

20.2.7 پلواؤں کا زوال

20.3 بادامی کے چالوکیہ حکمراں

20.3.1 پلاکشن دوم

20.3.2 وکرمادتیہ

20.3.3 ونایہ دتیہ

20.3.4 وجے دتیہ

20.4 راشٹرکوٹ حکمراں

20.4.1 دانتی درگا

20.4.2 کرشنا اول

20.4.3 گوند دوم

20.4.4 دھروا

20.4.5 گوند سوم

20.4.6 اموگھ ورش اول

20.4.7 کرشنا سوم

20.4.8 اندرا سوم

20.4.9 کرشنا چہارم

20.4.10 کھوٹیگا
20.4.11 راشٹر کوٹوں کا زوال
20.5 تنجاور کے چولا حکمراں
20.5.1 پرانتکا
20.5.2 راجہ راجہ اول
20.5.3 راجندر چولا
20.5.4 راجہ دھیرج
20.5.5 راجندر دوم
20.5.6 ویرا راجندر
20.5.7 کولوتنگا چولا
20.5.8 وکرم چولا
20.5.9 کولو تنگا دوم
20.5.10 راجہ دھیرج
20.5.11 چولاؤں کا زوال
20.6 خلاصہ
20.7 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات
20.9 سفارش کردہ کتابیں

20.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- پلاواؤں
- چالوکیوں
- راشٹرکوٹوں
- چولاؤں کی سیاسی تاریخ کو بیان کرسکیں ۔

20.1 تمہید

چھٹی اور تیرھویں صدی عیسوی میں دکن اور جنوبی ہند میں سامراجی طاقتوں کو عروج حاصل ہوا ۔ ان ابھرنے والی طاقتوں میں جنوب میں کانچی کے پلوا، تنجاور کے چولا حکمران تھے ۔اس کے علاوہ دکن میں بادامی کے چالوکیہ اور مانیا کھیٹا کے راشٹرکوٹہ حکمراں تھے ۔اس اکائی میں ان

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-34. *

حکومتوں کی سیاسی تاریخ کا خاکہ کھینچا گیا ہے ۔

20.2 کانچی کے پلوا حکمراں

کالابرا قبیلے کے سردار ٹامل ناڈو پر چھٹی صدی عیسوی تک حکومت کرتے رہے ۔ سمہا وشنو سلسلہ کے پلوا اور کاڈون گون خاندان کے پانڈیوں نے کالابرا قبیلہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ۔ اس کے نتیجہ میں پلواؤں نے کانچی کو اپنی راجدھانی بناتے ہوئے اور پانڈیوں نے مدورائی کو اپنی راجدھانی بناتے ہوئے آزاد سلطنتیں قائم کردیں ۔

20.2.1 سمہاوشنو

اس نئی پلوا سلطنت کے بانی سمہاورما اور اس کا لڑکا سمہاوشنو تھے ۔ سمہاوشنو نے سلطنت کے علاقوں کو تروچراپلی تک وسیع کیا ۔ اس کے بیٹے مہیندرورما نے اس کے ڈرامہ متاولاساپرہاسانا میں اپنے باپ سمہاوشنو کی تعریف کی ہے کہ اس نے کالابراؤں ، ملایاؤں ، چولاؤں ، پانڈیوں ، ہمالاؤں کو دریائے کاویری تک کی فوجی مہمات میں کچل ڈالا ۔

20.2.2 مہندرورمن (580 ۔ 630 عیسوی)

مہندرورمن کا دور سیاسی ، مذہبی اور ادبی اعتبار سے واقعات سے بھرپور رہا ۔ اس کے دور سے پلواؤں اور چالوکیوں اور پلواؤں اور پانڈیوں کے درمیان تصادم شروع ہوا ۔ پلواؤں کی پانڈیوں سے رقابت دریائے کاویری کے دہانے کے حصول کے لئے شروع ہوئی ۔ یہ علاقہ چولاناڈو کا دل تھا ۔ مہندرورمن کا چالوکیہ حکمراں پلاکشن دوم سے تصادم چالوکیوں کے سامراجی عزائم کی روک تھام کے لئے تھا ۔ پلاکشن دوم کے ائی ہول کتبے میں پلواؤں کی شکست کا حوالہ ملتا ہے ۔ چالوکیہ فوجوں نے پلاؤاں کو کانچی لوٹ جانے پر مجبور کردیا ۔ پلاوا سلطنت کے مشرقی علاقے جیسے ساحلی آندھرا ، کرپہ اور اننت پور اضلاع کے جنوبی حصوں کو چھوڑنا پڑا ۔ تاہم کاساکوڈی کی دھات کی تختیوں سے مہندرورمن کی فتح کا حوالہ ملتا ہے ۔ لیکن چالوکیہ حکمراں کا نام نہیں ملتا ۔ غالباً یہ کانچی کے قریب پلالور کے مقام پر سخت جانفشانی کے بعد حاصل ہونے والی فتح کا حوالہ ہوگا ۔ جو چالوکیوں کو شکست دے کر حاصل کی گئی تھی ۔ مہندرورمن کی سلطنت دریائے کاویری تک وسیع کی گئی ۔ اس نے وچتراچتا کا لقب اختیار کیا ۔ اس سے اس کی عظمت اور فنون لطیفہ کے میدان میں اس کی ہمہ گیری کا پتہ چلتا ہے ۔

20.2.3 نرسمہاورمن اول (630 تا 668 عیسوی)

نرسمہاورمن نے مالایا مہاملا کا لقب اختیار کیا ۔ اس نے چالوکیوں کو شکست دے کر اپنی ابتدائی شکستوں کا بدلہ لے لیا ۔ اس نے اپنے فوجی جنرل سرونٹونڈا کی مدد سے چالوکیہ پلاکیش کو تین مقامات پر شکست دی ۔ بالاخر جنگ میں پلاکشن مارا گیا ۔ بادامی کے کتبہ 643ء سے پلاوا چالوکیوں کے 639 ۔ 643 عیسوی کے درمیان کی لڑائیوں کی تاریخ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے ۔ پلاواؤں نے بادامی پر قبضہ کیا ۔ اور اس کا اظہار نرسمہاورمن وٹاپی کونڈیا کے لقب سے ہوتا ہے ۔ سلطنت کے کھوئے ہوئے شمالی حصے اور چالوکیہ علاقے کے جنوبی علاقے پلاواؤں

کے تحت آگئے۔ چالوکیوں کے خلاف فوجی قیادت میں سیلون کے حکمراں ماتاورمن نے نرسمہاورمن کی مدد کی۔ اس کے نتیجہ میں نرسمہانے ماتاورمن کی حکمرانی بحال کرنے کے لیے سیلون پر حملہ کیا۔ نرسمہاورمن نے چولاؤں ،چیراؤں، کالا بھراسوں اور پانڈیوں پر فتح حاصل کی۔ لیکن اس کی فوجی مہمات کی تفصیلات موجود نہیں۔ چینی سیاح ہیون سانگ نے 640ء میں کانچی کا دورہ کیا۔ مہندرورمن دوم (668-672 عیسوی) نے بھی چالوکیوں کے خلاف معاندانہ پالیسی جاری رکھی۔ لیکن مہندرورمن کو وکرمادتیہ کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ مہابلی پورم کے آدی وراہا مندر میں مہندرورمن، نرسمہاورمن اور ان کی رانیوں کی تصویریں پائی گئی ہیں۔

20.2.4 پرمیشوراورمن اول

پرمیشوراورمن اول (672۔ 700 عیسوی) کا دور جنگوں سے بھرا رہا۔ گدوال کی تختیوں کے ذریعہ پتہ چلتا ہے کہ چالوکیہ وکرمادتیہ نے کانچی کو فتح کیا اور دریائے کاویری کے پاس ارگاپورا (ارے پور) کے قریب 674 عیسوی میں خیمہ زن ہوگیا۔ پلاواؤں کے ریکارڈ سے پتہ چلتاہے کہ پرمیشورورمن نے وکرمادتیہ کی فوجوں کو پرووالنالور کی جنگ میں شکست دی اور انھیں مراجعت کرنے پر مجبور کردیا۔ اس دور میں پلاواؤں اور گنگاؤں کے درمیان دشمنی تھی۔ گنگا بادشاہ بھوی کراما نے غالبا پرمیشورورمن کو ولندائی لڑائی کی جنگ میں شکست دی۔

نرسمہاورمن (700 ۔ 728 عیسوی) کا دور پرامن رہا۔ اس نے 720ء میں چین کو سفارت روانہ کی تھی۔

مہندرورمن سوم نے 728ء سے ولی عہد کی حیثیت سے مشترکہ طور پر حکومت کی۔ گنگا راجہ سری پرشانے (725۔ 788 عیسوی) میں دعوی کیاکہ اس نے کانچی کے حکمراں کو قتل کیاہے۔ وائی کنٹھ پیرومل مندر میں تراشی ہوئی مورتیوں سے اس بات کا پتہ چلتاہے کہ وہ مہندرورمن تھا۔ جس کی نعش میدان جنگ سے لائی گئی اور نرسمہاورما کے آگے پیش کی گئی

پرمشیورورمن دوم (728 ۔ 731) کا دور مختصر تھا۔ چالوکیہ حکمراں وکرمادتیہ نے کانچی پر 731 عیسوی میں حملہ کیااور خراج وصول کیا۔ اس کے بعد سلطنت میں انتشار پھیل گیا اور پرمیشورورمن کی موت واقع ہوئی۔

20.2.5 نندی ورمن

اچانک حالات کے پلٹا کھانے کی وجہ سے تخت نشینی کامسلہ دشوار ہوگیا۔ وائی کنٹھ پیرومل مندر کے پتھروں پر کندہ کئے ہوئے تاریخی بیان سے ظاہر ہوتاہے کہ ماتروں، ملاپروشاؤں کے ایک وفد اور دیگر افراد مرحوم بادشاہ ہی کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیرانایاورمن کے پاس گئے ۔ تمام سرداروں کی موجودگی میں ہیرانایاورمن کے خاندان کے کسی بھی آگے بڑھنے والے شخص کوپلاوا بادشاہت کا تخت وتاج حوالے کرنے کی پیش کش کی۔ تہنا نندی ورمن نے اس پیش کش کو قبول کیا۔ لیکن یہ بات اتنی آسان نہیں تھی جیساکہ مندر کی تحریر نے ظاہر کی ہے۔مہندرورمن سوم کے بیٹوں پلاوی دراین اور سترا مایا کی جانب سے مخالفت کی گئی۔ اس سلسلہ میں سترا مایا کی حمایت پانڈیا حکمراں مارادرمن نے کی۔ پلاوی دارین نے نندی ورمن کے خلاف فوجی پیش قدمی کی۔ تاہم، نندی ورمن نے ان تمام مشکلات پر قابو پالیا۔ وہ تخت نشین ہوا۔ اوراس نے 65 برس کی طویل مدت (731۔796) تک حکومت کی۔

نندی ورمن نے چالوکیہ حکمراں وکرمادتیہ دوم کے حملہ کا 741۔ 742 عیسوی میں سامنا کیا۔ اس جنگ مں نندی ورمن کو شکست ہوئی۔ وہ کانچی سے فرار ہوگیا۔ لیکن وکرمادتیہ بہت فراخ دل تھا۔ اس نے کانچی کے کیلاش ناتھ مندر کو فیاضی کے ساتھ نذرانے پیش کئے۔ اور کانچی کو چھوڑکر بادامی لوٹ گیا تاکہ نندی ورمن دوبارہ کانچی پر قبضہ کرلے۔

پانڈیا حکمراں راج سمہا نے پلاوا سلطنت میں فوجی پیش قدمی کی۔ اور تندی گراما کے مقام پر دونوں فوجوں کا ٹکراؤ ہوا۔ اس وقت تندی ورمن کے فوجی جنرل ادے چندر نے سسترامیا کو قتل کردیا اور پانڈیا کی دشمن فوج کو شکست دی۔ بعد میں ادے چندر نے سبارا کے حکمراں ادی یانہ اور نشھدا کے سردار پرتھوی ویاگرا کی بغاوتوں کو کچل ڈالا۔

تندی ورمن کے دور کا ایک واقعہ دانتی درگا (راشٹرکوٹہ سلطنت کا بانی) کی کانچی میں فوجی مہم تھی۔ اپنی فوجی برتری کے اظہار کے بعد دانتی درگا نے اپنی بیٹی کی شادی تندی ورمن سے کی۔

تندی ورمن نے گنگا حکمراں سری پروشا کے خلاف فوجی پیش قدمی کی اور کافی دولت لوٹ کر واپس ہوا۔ پلاؤں نے گنگا سلطنت کے جنوبی مشرق حصہ پر قبضہ کرلیا۔ اور بانا بادشاہ جیا تندی ورمن کو 783ء میں گورنر کی حیثیت سے مامور کیا گیا۔

دریائے کاویری کے کنارے پناگرم کے مقام پر 775ء میں تندی ورمن کا پانڈیوں سے تصادم ہوا۔ اس جنگ میں جتیلا پرنتکا نیجادیان عرف واروگونا مہاراج نے تندی ورمن کو شکست دی۔

آٹھویں صدی کے آخری حصہ میں پانڈیا حکمراں وروگوناول کی قیادت میں پانڈیوں کی طاقت میں اضافہ ہوگیا۔ اگرچہ تندی ورمن نے کونگو اور کیرالا کے حکمرانوں سے معاہدے کئے اور پانڈیوں کا مقابلہ کیا لیکن کاویری کی وادی، اور پلاوا کے شمالی علاقہ میں پانڈیوں کی موجودگی قابل غور بات تھی۔

تندی ورمن نے اشوامیدھا قربانی انجام دی۔ اس کے علاوہ اس نے کانچی کے وائی کنٹھ پرول مندر کے پتھروں پر ابتدا سے لے کر اس کی حکومت کے آخری دور تک کی پلاوا تاریخ کندہ کرائی۔ یہ اس کا ایک قابل یادگار کارنامہ تھا۔ اس سے تاریخ ہند میں ایک بے نظیر مثال قائم ہوئی۔

20.2.6 دانتی ورمن

دانتی ورمن (796-817) کے دور میں راشٹرکوٹہ حکمراں گووندا سوم نے حملہ کیا۔ راشٹرکوٹوں نے 803ء میں کانچی پر قبضہ کرلیا اور پلاؤں کے علاقہ میں اپنی برتری قائم کردی۔ دانتی ورمن پانڈیوں کے حملہ کو روک نہیں سکا۔ اگرچہ دانتی ورمن نے گووندا کی وفات کے بعد ٹنڈائی منڈلم دوبارہ حاصل کرلیا لیکن تنگو چھوڈا سری کانت اور پانڈیا سری مار نے 817ء میں ٹنڈائی منڈلم پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

تندی ورمن سوم (829۔853 عیسوی) نے ایک وقفہ کے بعد تلارو کی جنگ میں کامیابی حاصل کرکے 829ء میں ٹنڈائی منڈلم پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ اس نے کانگو اور چولاؤں کے علاقہ میں اپنی طاقت کا سکہ بٹھادیا۔

20.2.7 پلاواؤں کا زوال

نرو پاتنگا ورمن (854-880 عیسوی) نے پانڈیا حکمراں سری مار کو شکست دی۔ پانڈیا تخت پر جلوہ افروز ہونے والا حکمراں وروگنا ورمن پلاوا حکمراں کا دوست بن گیا۔ پلاواؤں نے کاویری کی وادی میں کبھی کبھار اپنے اقتدار کو قائم رکھا۔ پلاوا حکمراں کو اس کے چچازاد بھائی اپارجیت کا سامنا کرنا تھا۔ جس کی مدد گنگا پرتھوی پتی اول کر رہا تھا۔ چولاؤں نے 877۔78 عیسوی میں ترو پرم بیام کی جنگ میں پانڈیوں اور پلاواؤں کو شکست دی۔ اس سے پلاوا اقتدار روبہ زوال ہوگیا۔ اور چولاؤں کو عروج حاصل ہوا۔ چولا حکمراں ادتیہ نے آپارجیت ورمن کو 894ء میں قتل کرکے پلاواؤں کی حکومت کا خاتمہ کرڈالا۔

20.3 بادامی کے چالوکیہ

پلاکشن اول نے شمالی دکن میں ایک نئی سلطنت کی بنیاد رکھی ۔ جے سمہااوررنارا گا اس کے جد اعلا تھے ۔ پلاکشن نے مالا پربھا کی وادی میں بادامی کے مقام پر چٹانوں کو قلعہ بند کیا ۔ بادامی کو وٹاپی کے نام سے بھی جاناجاتاہے یہ مقام ایک مشہور مذہبی مرکز مہاکوٹ اورایک تجارتی مرکز ایاہولو، جدیدائی ہول (Aihole) کے قریب واقع تھا ۔ 543۔ 44 عیسوی کے بادامی کے قلعہ کے کتبہ سے گھوڑے کی قربانی کی رسم کی انجام دہی اور پلاکشن کی خودمختاری کے اعلان کا پتہ چلتاہے ۔ کیرتی ورمن اول نے بانواسی کے کدمباؤں، کونکان کے میوراؤں اور نلاؤں کو شکست دی ۔ اس کی وجہ سے پورا شمالی کرناٹک کا علاقہ اس کے کنٹرول میں آگیا ۔ منگالیسا پلاکشن دوم کے محافظ اور قائم مقام بادشاہ کی حیثیت سے برسراقتدار آیا ۔ اس وقت پلاکشن دوم چھوٹا تھا ۔ منگالیسا نے کالاچوری کے حکمراں بدھ راج کے خلاف جنگیں کیں اور 600عیسوی میں بہت سامال غنیمت حاصل کیا ۔ پلاکشن دوم نے منگالیسا کے خلاف بغاوت کی اور اسے جنگ میں قتل کردیا ۔

20.3.1 پلاکشن دوم(609تا642عیسوی)

پلاکشن دوم کا دور حکومت اہم واقعات سے معمور رہا اور اس اس کے اقتدار نے دکن میں چالوکیوں کی سامراجیت کے غلبہ کی راہ ہموار کی ۔

اپاپیک اور گووند جیسے باغیوں کوشکست دے کر پلاکشن دوم نے کدمباؤں کی راجدھانی باناواسی پر حملہ کیا اور جنوبی ساحلی کرناٹک کے الوپاؤں اور جنوبی کرناٹک میں تال کاڈ کے گنگاؤں کو شکست دی ۔ ان فتوحات کے بعد پلاکشن دوم نے گنگاؤں سے شادی بیاہ کا معاہدہ کیا ۔ اور کونکان کے موریاؤں کوشکست دے پر (جدید ایلی فنٹا) پر قبضہ کرلیا ۔ اس دور کا ایک اہم واقع چالوکیہ اقتدار کا شمالی ہند میں پھیلاؤ تھا ۔ پلاکشن دوم نے جدیدگجرات اورمدھیہ پردیش کے علاقوں میں رہنے والے لتاؤں، مالاؤں اور گجراؤں کوشکست دی ۔ اس کی وجہ سے اس کا شمالی ہند کے حکمراں ہرش وردھن سے تصادم ہوا اور اس میں چالوکیوں کو فتح حاصل ہوئی ۔ دریائے نرمداکودونوں سلطنتوں کے درمیان سرحد کی حیثیت سے تسلیم کیاگیا ۔

اس کے بعد، پلاکشن دوم دکن نے مشرقی علاقوں میں کوشلااورکلنگ کوبرباد کرتے ہوئے پشٹاپور پر قبضہ کیا ۔ بعد میں درجایاؤں اور وشنوکنڈیوں کی طاقت ختم کردی گئی ۔ چالوکیہ فوجیں پلاواؤں کی سلطنت میں کانچی کے قریب پلالورتک پہونچ گئیں ۔ لیکن چالوکیوں کوپیچھے ہٹنا پڑا تاہم، پلاواعلاقہ کے شمالی حصوں کوفتح کیاگیا اور انھیں چالوکیہ سلطنت میں شامل کیاگیا ۔ ساحلی آندھرا کے علاقہ کو چالوکیوں کا باجگزار بنادیاگیا اور یہ علاقہ پلاکشن دوم نے اپنے بھائی وشنوردھن کے حوالے 621ء میں کیا ۔ وشنو وردھن نے ایک نئی چالوکیہ ریاست کی بنیادڈالی اورونگی سے حکومت کرنے لگا ۔ یہ ریاست بادامی کے چالوکیوں سے زیادہ مدت تک باقی رہی ۔ پلاکشن دوم نے 625ء میں ایران کے شہنشاہ خسرو کے دربار میں سفیر کوروانہ کیا ۔

پلاوابادشاہ نرسمہاورمن نے فورا چالوکیہ کے مرکزی علاقے پر حملہ کیا اوربادامی پر قبضہ کرلیا ۔ پلاکشن دوم میدان جنگ میں ماراگیا ۔ نرسمہاورمن جنوب کی جانب واپس ہوگیا ۔ اورچالوکیہ سلطنت میں بارہ برس کا ایک وقفہ پیداہوگیا ۔

20.3.2 وکرمادتیہ

وکرمادتیہ اپنے بھائی جے سمہاورمن اورگنگا حکمراں درونیتا کی مدد سے کھوئے ہوئے علاقے دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اور باغی باجگزاروں کو مطیع کیا۔ اس نے 654۔55ء سے اپنی حکومت کا آغاز کیا اور ابتدا ہی سے ساحلی آندھرا میں اس کی حکومت کا ریکارڈ پایا جاتا ہے۔ مہندرورمن دوم کو کرناٹک میں شکست ہوئی۔ بعد میں پرمیشور ورمن کے زمانے میں چالوکیہ فوجیں کانچی کے قرب وجوار تک پہونچ گئیں اور پرمیشورورمن کو فرار ہونے پر مجبور کردیا گیا وکرمادتیہ نے کاویری کی وادی میں فوجی پیش رفت کی اور اورے یور کے مقام پر خیمہ زن ہوا۔ غالبا بعد میں اس کا اتحادی پانڈیا حکمراں کو چھین دیان بھی وہاں پہونچ گیا۔ تاہم پرمیشورورمن نے بھووی کراما کی قیادت میں لڑنے والی گنگا کی فوجوں کا سامنا کیا۔

شکست کھانے کے بعد پلاوا حکمراں نے چالوکیہ علاقہ میں ایک فوج روانہ کی۔ اور پرووِلنالور کے مقام پر بڑھتی ہوئی چالوکیہ فوج کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ جئے سمہاورمن کو جنوبی گجرات کے علاقہ لاٹا کا گورنر بنادیا گیا۔

20.3.3 ونایادتیہ

ونایادتیہ (681۔696 عیسوی) کا دور پرامن رہا۔ اس کی صرف ایک شمالی ہند کی فوجی مہم کا ذکر کیا جاتا ہے تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

20.3.4 وجئے دتیہ

وجئے دتیہ (696۔733 عیسوی) کا دور پرامن رہا۔ پٹاڈکال (یا) کیشوالول شہر کو خوبصورت بنایا گیا اور وہ جشن تاجپوشی کا شہر بن گیا۔ ولی عہد وکرما دتیہ دوم نے گنگا شہزادے یری پپا کی مدد سے پلاوا سلطنت پر حملہ کیا اور بڑے پیمانے پر جنگ میں حاصل ہونے والے مال واسباب کو لے کر چالوکیہ راجدھانی واپس لوٹ آیا۔ پرمیشورن ویلانڈے کی جنگ میں گنگا حکمراں کے ہاتھوں مارا گیا۔

وکرمادتیہ دوم (733۔44 عیسوی) کو اپنے ابتدائی برسوں میں سندھ میں ابھرتی ہوئی عربوں کی طاقت اور دکن میں عربوں کی آمد کا سامنا کرنا تھا۔ گجرات کی چالوکیہ شاخ کے شہزادے پلاکشن نے عربوں کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس سلسلہ میں راشٹرکوٹ حکمراں دانتی درگا نے بھی کوشش کی۔

چالوکیوں نے 740ء میں پلاؤں پر حملہ کیا۔ درحقیقت یہ چالوکیہ پلاکشن کی سابقہ شکست کا جواب تھا۔ چالوکیوں نے کانچی پر قبضہ کیا۔ اورکچھ عرصہ کے بعد کانچی کو چھوڑ کر اپنے علاقہ میں واپس آگئے۔ کیرتی ورمن نے پلاوا علاقے پر ایک اور حملہ کیا اور بہت سا مال ومتاع حاصل لیا۔

کیرتی ورمن (744۔45 عیسوی) آخری چالوکیہ حکمراں تھا۔ راشٹرکوٹ حکمراں دانتی درگا ایلورہ کے علاقہ پر حکومت کررہا تھا۔ اس نے 752 (یا) 753 عیسوی میں دکن میں چالوکیوں پر اپنی فوجی برتری کا سکہ بٹھادیا۔

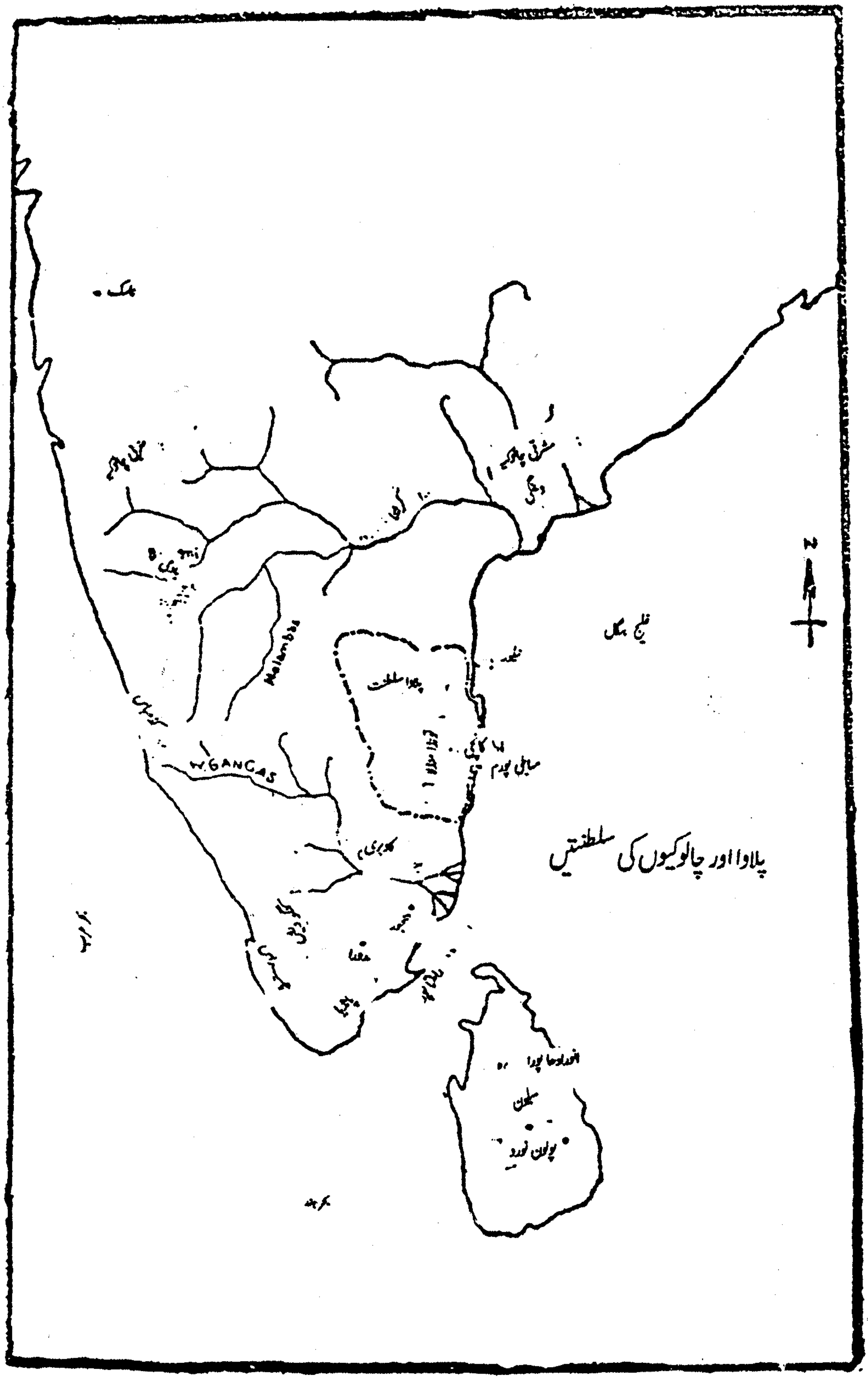
پلاوا اور چالوکیوں کی سلطنتیں
خلیج بنگال
پلاوا سلطنت
مہابلی پورم
کاویری
W. GANGAS
N

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ وہ کون پلاوا حکمراں تھا جس نے پلاکشن دوم کو شکست دی۔

---

2 ۔ __________ کی موت کے بعد پلاوا حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

3۔ وینگی کی چالوکیہ سلطنت کا بانی کون تھا؟

20.4 راشٹرکوٹہ حکمراں

20.4.1 دانتی درگا

دانتی درگا (752۔ 56 عیسوی) سلطنت کا بانی تھا۔ اس نے اپنی کامیاب فوجی مہم میں کوشالا، کلنگ اور سری شیلا کے علاقوں پر قبضہ کیا۔ اور پلاوا حکمراں تدی ورمن سے متصادم ہوا۔ بعد میں اس نے اپنی لڑکی کی شادی پلاوا حکمراں تدی ورمن سے کی۔

20.4.2 کرشنااول

جب دانتی درگا کا چچا کرشنا (756۔ 775 عیسوی) تخت نشین ہوا۔ تو اس وقت چالوکیہ اقتدار کو مکمل طور پر گہن لگ چکا تھا۔ کرشنا نے جنوبی کونکان، گنگا وادی، وینگی دیس کو فتح کیا۔ کونکان کا علاقہ میلارا خاندان کے سپرد کیا گیا۔ سری پروشانے خود کو نئے حکمراں کے حوالے کردیا تھا۔ 769۔ 70 عیسوی میں طاقت کا مظاہرہ کرکے وینگی کے حکمراں وجے دتیہ کو وفادار بنایا گیا۔ کرشنا اول کا عظیم کارنامہ ایلورہ میں کیلاش ناتھ کے مندر کی تعمیر ہے۔

20.4.3 گوند دوم

گووند دوم 772 عیسوی تخت نشین ہوا۔ عیش وآرام کی زندگی کا عادی ہونے کی وجہ سے گوند دوم اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکا۔ پلاواؤں گنگاؤں، وینگی اور مالوہ کے وفاق کی فوجوں پر دھروانے تابڑتوڑ حملے کئے۔ گووند ان حملوں کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ حالاں کہ وفاق نے اس کی حمایت کی تھی۔

20.4.4 دھروا

دھروانے 780ء میں تخت نشین ہونے کے بعد گووند کی حمایت کرنے والوں پر حملہ کرنا شروع کیا۔ پلوا ملا کو شکست ہوئی۔ شیوار کو قید کردیا گیا۔ گجرات کا حکمراں وتسا راج مجبور ہوکر جنگل میں بھاگ گیا۔ وینگی کے علاقہ میں، وشنو وردھن کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ وشنو وردھن نے اپنی بیٹی سیلا مہادیوی کی شادی دھروا سے کی۔ دھروا نے شمالی ہند میں فوجی پیش قدمی کی اور بنگال کے حکمراں دھرم پال کو شکست دی۔ اس واقعہ سے دھروا کی عظمت میں اضافہ ہوا۔

20.4.5 گووند سوم

دھروا اپنے سب سے چھوٹے بیٹے گووند کو بادشاہ بناکر اقتدار سے سبکدوش ہوگیا۔ لیکن دھروا کی 793۔ 94ء میں موت کے بعد سارے شہزادے اور بڑے لڑکے کمبھا نے بغاوت کردی۔ اگرچہ کہ گووند نے گنگا حکمراں شیوار کو قید سے آزاد کیا تھا۔ لیکن وہ کمبھا کے باغی عناصر کے ساتھ شامل ہوگیا۔ گووند نے ان باغی عناصر کو شکست دی۔ فتح کے بعد اس نے اپنے دشمنوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا۔ اس نے اپنے بھائی کمبھا کو گنگا وادی کا گورنر بنایا دوسرے بھائی اندرا کو لتا کا گورنر مقرر کیا۔ اندرا نے گووند کی حمایت کی تھی لیکن شیوار کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ گووند کی شمالی فوجی مہم سے اسے مالوہ کے حکمراں ناگ بھٹ دوم اور اس کے اتحادی چندر گپت پر فتح حاصل ہوئی۔ مالوہ کے مفتوحہ علاقہ کو لتا کے صوبہ کا حصہ بنادیا گیا اسی مہم میں گووند نے قنوج کے چکر یدھا اور اس کے محافظ دھرم پال کو مطیع کیا۔

شمالی ہند کی کامیاب فوجی مہم کے بعد گووند نے کانچی کے پلاواؤں پر 803۔804 عیسوی میں حملہ کیا۔ پلاوا حکمراں دانتی ورمن کو شکست دی گئی۔ گووند نے وینگی کے معاملات میں مداخلت کی اور بھیم سالوکی کی تائید کی۔ لیکن اس سے کچھ نہیں ہوا۔ وہ وجئے دتیہ دوم کو وینگی کا حکمراں بننے سے روک نہیں سکا۔

20.4.6 اموگھ ورش اول

اموگھ ورش عرف نرپاتنگا 1814ء میں تخت نشین ہوا۔ امرانے اس کی مخالفت کی امرا کو وینگی کے حکمراں وجئے دتیہ دوم اور گنگا حکمراں راچھاملا کی تائید حاصل کی تھی۔ اموگھ ورش نے کار کا کی مدد سے تمام بغاوتوں کو کچل دیا۔ راشٹر کوٹوں کو 850ء میں گنگا حکمراں وجئے دتیہ سوم کی بغاوت کا سامنا کرنا پڑا دونوں میں جنگ ہوئی۔ راشٹر کوٹوں کو ویگاولی (جدید کم بم) کے مقام پر فتح حاصل ہوئی۔ گنگاؤں کی بغاوت جاری رہی۔ راچھاملا کے بیٹے گنگا اریا کو دوسرے حکمرانوں کی حمایت حاصل ہوگئی اور وہ راشٹر کوٹوں کے لئے خطرہ بن گئے۔ بانکیا نے راشٹر کوٹہ فوجوں کی قیادت کی اور گنگا وادی میں داخل ہوکر بغاوت کو کچل ڈالا۔ اسے فوراً راجدھانی واپس ہونا پڑا کیوں کہ ولی عہد کرشنا اور لتا کے حکمراں دھروا نے بغاوت کردی تھی۔ جنگ میں دھروا ہلاک ہوگیا۔ لیکن اس کے بیٹے اکالاورشا اور پوتے دھروا نے جنگ جاری رکھی۔ دھروا جنگ جاری نہیں رکھ سکا کیوں کہ گرجار حکمراں میہر بھوج نے لتا پر حملہ کردیا تھا۔ حالات کے پلٹا کھاجانے کے بعد دھروا دوم نے اموگھ ورش سے صلح کرلی۔ بانکیسا (Bankesa) کی بغاوت پر اموگھ ورش نے گوناگا وجئے دتیہ کو گنگا وادی کے معاملات کی یکسوئی کے لئے مامور کیا۔ اپنی فوجی مہم میں گوناگو نولمباوادی میں داخل ہوا اور اس کے حکمراں نولمبدی راجہ عرف منگی کو قتل کرڈالا۔ گوناگا کی فوجیں گنگاوادی میں داخل ہوئیں اور نتی مارگا صلح نامہ کرنے پر مجبور ہوگیا۔

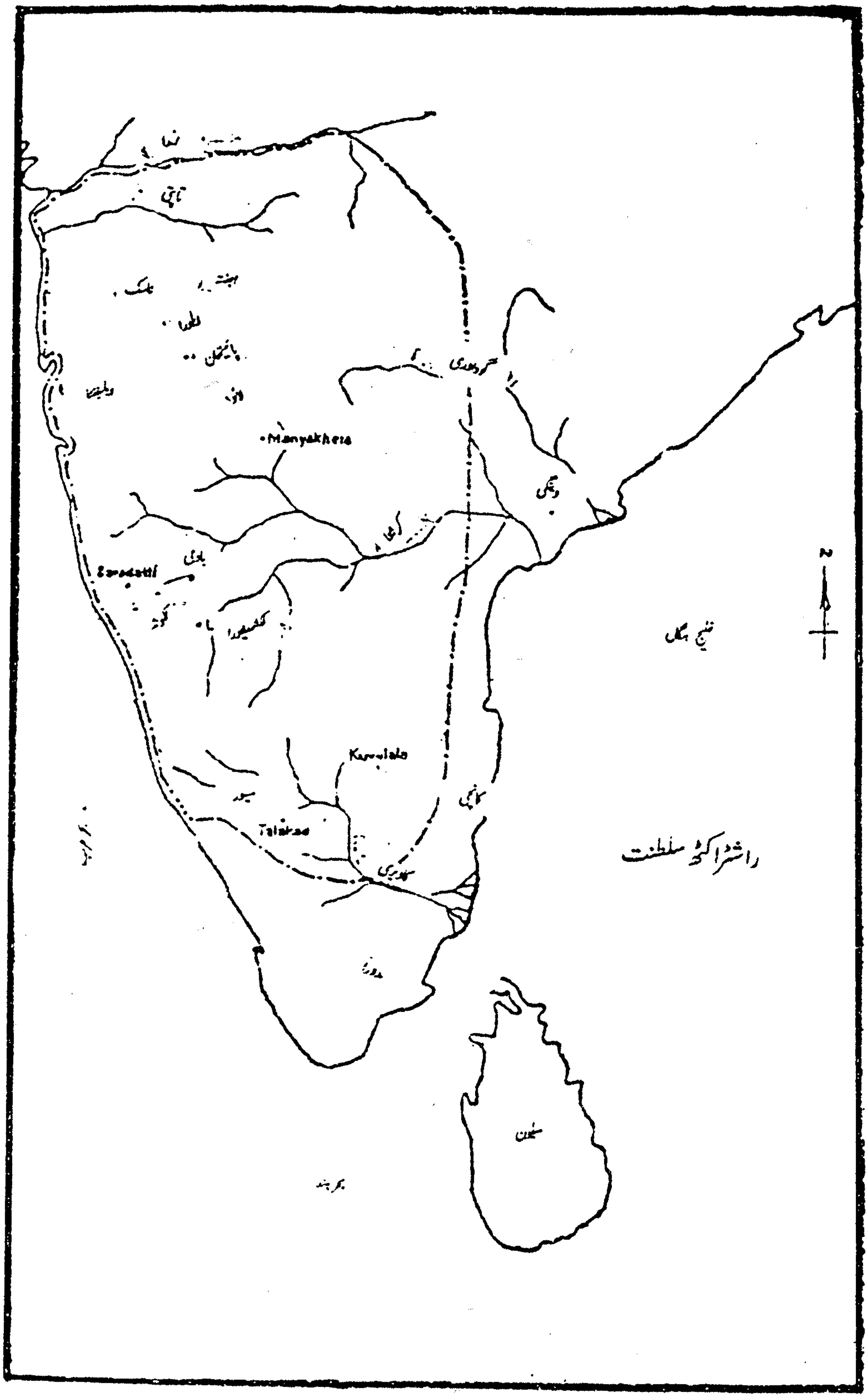

تاپتی
Manyakhera
Talakad
کاویری
کانچی
خلیج بنگال
راشٹرا کٹہ سلطنت
سیلون
N

اس طرح اموگھ ورش کے 64سالہ دور حکمرانی میں راشٹرکوٹوں کے اقتدار کو ہر وقت للکار کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن راشٹرکوٹ دکن اور جنوبی ہند میں برتر رہے ۔

20.4.7 کرشنا دوم

کرشنادوم 880ء میں اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ گرجار کے حکمراں بھوج اول نے راشٹرکوٹوں کے علاقوں پر حملہ کیا۔ لیکن انھیں پسپا کردیاگیا۔ کرشنا نے وینگی کے چالوکیہ حکمراں گوناگادجئے دتیہ سے جنگ کی اس جنگ میں اسے شکست ہوئی۔ پانڈارنگ کی قیادت میں فوجوں نے کرشنا کا تعاقب کیا۔ کرشنا چھیدی حکمراں کاکالا کے دربار میں پناہ لینے پر مجبور ہوگیا دوبارہ جنگ چھڑگئی۔ راشٹرکوٹ کی فوجوں کو شکست ہوئی کرشنا کو گرفتار کرلیاگیا۔ لیکن بعد میں اسے رہا کردیاگیا اور حکومت کرنے کی اجازت دی گئی۔ بہرحال، گوناگا کی حکومت کے اختتام (892 عیسوی) تک کرشنا کو وینگی کی برتری تسلیم کرنی پڑی۔ گوناگا کے مرنے کے بعد، کرشنا نے وینگی پر قبضہ کرلیا۔ لیکن بھیم نے تخت پر قبضہ کرلیا بعد میں کرشنا نے وینگی پر حملہ کیا۔ لیکن اسے مکمل شکست کا منھ دیکھنا پڑا۔

20.4.8 اندرا سوم

اندراسوم 915ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے قنوج کے پرتی ہار حکمراں ہی پال پر کامیاب حملہ کیا۔ اس طرح اس نے راشٹرکوٹوں کی برتری کا مظاہرہ کیا۔ اما اول کے دور میں راشٹرکوٹ حکمراں وینگی سلطنت پر اپنا اثر رکھتے تھے۔ اس وقت وینگی کے تخت کے بہت سے دعویدار اپنا ادعا پیش کررہے تھے ۔

20.4.9 کرشنا سوم

اموگھ ورش دوم، گووند چہارم، اموگھ ورش سوم کے بعد دیگر راشٹرکوٹ تخت پر جلوہ افروز ہوتے گئے بعد میں 939ء میں کرشنا سوم تخت نشین ہوا وہ ایک لائق حکمراں تھا۔ اس نے اپنے اتحادی گنگا بتوگا کے ساتھ چولا سلطنت پر حملہ کردیا۔ ٹاکولم کی جنگ میں چولا شہزادہ راجہ دتیہ مارا گیا۔ اس جنگ کے نتیجہ میں راشٹرکوٹوں نے ٹنڈائی منڈلم پر قبضہ کرلیا اور وہاں کا نظم ونسق چلانے کے لئے اپنے امرا کو مامور کیا۔ کرشنا سوم اور جنوب کی جانب بڑھتا چلاگیا اور رامیشورم کے مقام پر اپنی فتح وکامرانی کا ستون استادہ کیا۔

وینگی کی سلطنت میں راشٹرکوٹوں نے مداخلت جاری رکھی اورامادوم حکمراں کے خلاف دانارناوا، بڑاپا اور ٹالا کے نصب العین کی حمایت کی۔ کرشنا نے پارامرا حکمراں ہرش سیاکو شکست دے کر راشٹرکوٹوں کی برتری ثابت کردی۔

20.4.10 کھوٹیگا

کھوٹیگا 967ء میں تخت نشین ہوا۔ پارامرا حکمراں نے اپنی ہار کا بدلہ لینے کے لئے راشٹرکوٹوں کی سلطنت پر حملہ کردیا۔ اور 972.73ء میں مانیا کھیٹ میں داخل ہوا۔ راشٹرکوٹ فوجوں نے پارامراؤں کو میدان جنگ سے فرار ہونے پر مجبور کردیا۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-34.
B NO. 007

20.4.11 راشٹرکوٹوں کا زوال

کھوٹیگا کی موت کے بعد کارکا دوم 973ء میں تخت نشین ہوا۔ لیکن چالوکیہ باجگزار ٹیلا دوم نے کارکا کو تخت سے بیدخل کر دیا راشٹرکوٹہ اقتدار کی بحالی کے لئے گنگا نرسمہا کی کوشش رائیگاں ثابت ہوئی۔

20.5 تنجاور کے چولا حکمراں

سنگم دور کے چولاؤں کے بعد اور کاویری پر کالبھرا کے قبضہ کے بعد چولا تاریکی میں چلے گئے۔ صرف نویں صدی کے وسط میں وجئے لایا کے ظہور کے بعد چولا کاویری وادی کے مالک بن گئے۔ وجئے لایا نے متارایاروں کو شکست دی اور 850ء کے قریب تنجاور کا حکمراں بن گیا پانڈیا حکمراں کے کاویری کی وادی پر قبضہ کرنے کی وجہ سے وجئے لایا کی حکومت میں خلل پیدا ہوا۔ ادیتہ اول کو نزو پرومبیم کی جنگ سے فائدہ حاصل ہوا۔ کیوں کہ وہاں 878ء میں پلاواؤں کے دو گروہوں میں جنگ چھڑ گئی تھی۔ گنگا پرتھوی پتی دوم چیرا کے حکمراں استھاناوری اور بھوٹی ایرو کویل سے ادتیہ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ پلاواؤں کی اقتدار سے بیدخلی اور اپاراجیت ورمن کا خاتمہ ہے۔ اس کے زمانے کے کتبے جو 98.894ء کے درمیان کے ہیں۔ وہ آندھراپردیش کے ضلع چتور کے ٹنڈرائی مانڈ کے مقام پر موجود ہیں۔ اس کے بیٹے پرانتکا نے اس مقام پر ایک یادگار عبادت گاہ تعمیر کی۔

20.5.1 پرانتکا

پرانتکا 907ء میں تخت نشین ہوا۔ پرانتکا نے اپنی حکومت کے تیسرے سال پانڈی ناڈو پر حملہ کیا اور راجہ سمہا چہارم کو شکست دی راشٹرکوٹہ حکمراں اندرادوم کنزا دیو کی حمایت کرتے ہوئے چولا علاقوں میں فوج لے کر داخل ہوگیا۔ بانا اور وائے دمباؤں نے راشٹرکوٹوں کی تائید کی۔ پرانتکا نے والم کے مقام پر فتح حاصل کی۔ بانا کے علاقہ کو فتح کرلیا اور اسے تحفے کے طور پر گنگاؤں کے حوالے کردیا۔ اس کامیابی کے بعد پرانتکا نے "ویراچولا" کا لقب اختیار کیا۔

پرانتکا نے پانڈیا حکمراں راجہ سمہا پر 915 میں حملہ کیا اور اسے سیلون میں پناہ لینے پر مجبور کردیا۔ اس طرح اس نے پانڈی ناڈو کو چولا سلطنت میں شامل کرلیا۔ راشٹرکوٹہ حکمراں کرشنا نے چولا سلطنت پر حملہ کیا۔ ٹاکولم کے مقام پر 944ء کی اس جنگ میں ولی عہد راجہ وتیہہ ہلاک ہوگیا۔ ٹنڈائی ناڈو راشٹرکوٹہ سلطنت کا ایک حصہ بن گیا۔ اس مہم میں راشٹرکوٹہ فوجیں رامیشورم تک گئیں۔ پرانتکا چولاناڈو کی حفاظت کرسکا اور وہ اس دنیا سے 954ء کے قریب چل بسا۔

پرانتکا کے بعد گنڈارادیتہ اور سندر چولا دوم (957تا73) جانشین ہوئے۔ سندر چولا نے ویراپانڈیا کو شکست دے کر قدیم چولا سلطنت کو بحال کیا۔ شمال میں ادتیہ دوم نے ٹنڈائی ناڈو کو فتح کیا۔ گنڈارادتیہ سمبیم مہادیوی کے بیٹے اتم چولا نے سندرلاچولا کے بیٹے ادتیہ دوم کو 965ء میں ہلاک کرڈالا۔ اس واقعہ کے بعد سندر چولا نے اتم چولا کو اپنا جانشین بنایا۔ اتم چولا (971تا 88 عیسوی) کے دور میں چولا سلطنت کو استحکام حاصل ہوا۔ ٹنڈائی منڈلم کو راشٹرکوٹوں سے دوبارہ حاصل کرلیا گیا۔

20.5.2 راجہ راجہ اول (985تا 1012 عیسوی)

راجہ راجہ اول کی تخت نشینی سے چولا سامراجیت کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کی فتوحات سے پانڈی ناڈو کے آگے وینا ڈو۔ کیرالا۔ کنڈامالائی ناڈو

ورک)، کنگا وادی، ناناوادی، نولمبا وادی اور رتا پاڈی کے علاقے حاصل ہوئے ۔ وینگی کی مشرقی چالوکیہ ریاست چولا سلطنت کا ایک حصہ بن گئی راجہ راجہ نے اپنی بیٹی کنڈاوا کی شادی شکتی ورمن کے بھائی وِمالا دتیہ سے کی ۔ راجہ راجہ کے 933ء میں سری لنکا اور مالدیپ پر سمندری حملے قابل ذکر ہیں ۔ سری لنکا کے آدھے شمالی حصہ پر قبضہ کیا گیا ۔ اور اسے ممیدی چولا منڈلم کے نام سے موسوم کیا گیا۔

وینگی پر چولاؤں کا غلبہ ہونے کی وجہ سے مغربی چالوکیہ حکمراں ستیہ سرایا نے 1006ء میں وینگی پر حملہ کردیا ۔ ولی عہد راجندر کی قیادت میں چولا فوجوں نے مغربی چالوکیہ علاقہ پر حملہ کیا اور ھانیا کھیٹ اور باناوسی کے علاقوں کو تباہ و تاراج کردیا ۔ رایچور کے دوآبے کے ایک بڑے حصہ کو چولا سلطنت میں شامل کرلیا گیا ۔ چولا فوج کے ایک دوسرے لشکر نے وینگی سے چالوکیہ فوجوں کو باہر کردیا اور کولی پاکا پر قبضہ کرلیا ۔ ستیہ سرایا حکمراں وینگی سے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہوگیا ۔ اور صلح کرلی ۔ راجہ راجہ کی فوجوں نے بہت سامان و متاع اور دولت حاصل کی ۔ بہت سی دولت کو راجہ راجہ کے تعمیر کردہ تنجاور کے بیری ہدیشور مندر کو نذرانہ کے طور پر پیش کردیا گیا ۔ سری وجے ریاست سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے گئے ۔ اس کے حکمراں نے ناگ پٹنم میں ایک بدھ مت کی خانقاہ تعمیر کی۔

20.5.3 راجندر چولا (1012 تا 44 عیسوی)

راجندر چولا کا دور حکومت (1012 تا 44) چولا اقتدار کے عروج کا زمانہ تھا ۔ راجندر نے سری لنکا کو فتح کیا اور مہندر پنجم کو گرفتار کرکے قید کردیا گیا ۔ پانڈیا اور چیرا علاقوں کو چولا سلطنت میں شامل کیا گیا ۔ اور اس کے بیٹے کو وہاں کے ویسرائے کی حیثیت سے مامور کیا گیا ۔ راجندر نے مغربی چالوکیوں کے خلاف دو فوجی لشکر روانہ کئے ۔ ایک لشکر نے رایچور کے دوآبے پر حملہ کیا ۔ اور مسکی کے مقام پر جے سمہا کو شکست دی ۔ دریائے تنگبھدرا کو دونوں سلطنتوں کے درمیان سرحد کے طور پر تسلیم کیا گیا ۔ وینگی میں چولا فوجوں نے وجے دتیہ کو شکست دی اور کلنگ پر حملہ کیا ۔ 1025ء میں سری وجئے کے خلاف سمندری حملے کامیاب رہے ۔ کڈارم اور سری وجئے کی راجدھانی کو فتح کیا گیا ۔ اس کے حکمراں سنگرام وجئے تنگا کو گرفتار کرکے قید کردیا ۔ لیکن بعد میں اسے قید سے رہا کردیا گیا ۔ چولاؤں اور چینی حکومت کے درمیان سفارتی تعلقات ہموار رہے ۔ چین کو 1016، 1033ء اور 1037ء میں سفارتی مندوبین کو روانہ کیا گیا ۔ جب سری لنکا اور پانڈیاؤں کے علاقہ میں بغاوتیں ہونے لگیں تو انھیں کچل دیا گیا ۔ چالوکیہ حکمراں سومیشور اور چولاؤں کے درمیان ہونے والی جنگ کا نتیجہ یقینی نہیں رہا۔

20.5.4 راجہ دھیرج

راجہ دھیرج کو (1044 تا 1054 عیسوی) وینگی سے چالوکیوں کو نکال باہر کرنے کے لئے جنگ کرنا پڑا ۔ چالوکیوں کو دھنایہ کاکٹ کے مقام پر شکست دی گئی اور کولی پاکا کو تباہ و تاراج کردیا گیا ۔ مغرب کی جانب چولا فوجوں نے کلیانی تک فوجی پیش قدمی کی اور اسے محصور کرلیا ۔ اپنی فتح کی مسرت میں اس نے وجئے راجندر کا لقب اختیار کیا ۔ دوسری جنگ 1054ء میں ہوئی ۔ جب چالوکیہ فوجوں نے وینگی پر قبضہ کیا اور کانچی پر حملہ کیا راجہ دھیرج کو کپم کے مقام پر جنگ میں قتل کردیا گیا ۔ لیکن اس کے باوجود چولا فوجوں نے جنگ جاری رکھی اور کامیابی حاصل کی ۔

20.5.5 راجندر دوم

راجندر دوم (1052 تا 64 عیسوی) چالوکیوں کے خلاف جنگوں میں فتح یاب ہوا ۔

20.5.6 ویراراجندر (1063تا 68. عیسوی)

اس نے وینگی کے علاقہ میں چالوکیوں کے خلاف جنگ کی لیکن فیصلہ کن کامیابی حاصل نہیں کرسکا۔ سومیشور کی 1068ء میں وفات کے بعد ویرا راجندر نے وکرمادتیہ ششم کی مدد کی تا کہ وہ اس کے بڑے بھائی سومیشور دوم کی حکومت کا تختہ الٹ دے ۔ ویراراجندر نے اپنی بیٹی کی شادی وکرمادتیہ سے کی۔ اس کے نتیجہ میں وکرمادتیہ سلطنت کے جنوبی علاقہ کا حکمراں بن گیا۔ اور سومیشورچالوکیہ سلطنت کے شمالی علاقہ کا حکمراں بن گیا۔ سومیشوراچالوکیہ سلطنت کے شمالی علاقوں کا حاکم رہا۔ اس سے چالوکیہ اور چولاؤں کا تصادم اختتام کو پہونچا۔

20.5.7 کولوتنگا چولا

ویراراجندرکی موت کے بعد خاندان کا راست سلسلہ ختم ہوگیا۔ مشرق میں چالوکیہ کے شہزادہ نے راجندرکولوتنگا کے نام سے اپنی حکومت (1070تا1122) کا آغاز کیا۔ اس نے چالوکیہ حکمراں وکرمادتیہ پر فتح حاصل کی۔ اس سے اس کی حکومت کو تقویت حاصل ہوئی۔ کلنگ کو فتح کیاگیا۔ اس علاقہ کی بغاوتوں کو کچل دیاگیا اور فوجی نوآبادیاں قائم کی گئیں۔ اس کی حکومت کے اختتام پرگنگا وادی کے علاقہ پر ہوئی سالہ قابض ہوگئے ۔ چین اور سری وجئے سے سفارتی تعلقات برقرار رکھے گئے ۔

20.5.8 وکرم چولا

وکرم چولا (1118تا 35 عیسوی) نے مغربی چالوکیہ کے حکمراں سومیشور کے خلاف وینگی میں 1133ء میں فتح حاصل کی۔ اس نے کولار کے علاقہ کے کچھ حصوں میں چولا اقتدار کو قائم کیا۔

20.5.9 کولوتنگادوم

کولوتنگادوم(1135تا 50) کا دور پرامن رہا۔ راجہ راجہ دوم(1146تا 72) عیسوی کے دور میں مرکزی حکومت کمزور ہوگئی۔

20.5.10 راجہ دھیرج

راجہ دھیرج (1166 تا 86 عیسوی) کے دور میں کولاشکھراور پارک رام کے درمیان پانڈیاتخت وتاج کے لئے لڑائی چھڑگئی۔ راجہ دھیرج نے کولاشکھرکی حمایت کی۔ اور اسے پانڈیا تخت پر بٹھایا۔ جب کولاشکھر سلیونی وفاق میں شامل ہوگیا تو راجہ دھیرج نے کولاشکھرکو تخت سے بیدخل کرکے ویرپانڈیا کوپانڈیا تخت پر بٹھادیا۔ اس طرح ایک نئی پانڈیا طاقت ابھرگئی۔ بعد میں پانڈیاحکمرانوں نے چولاحکومت کاخاتمہ کرڈالا۔ اس دور میں سامبو ورایا، کاڈاورایا، تلگو چھڈا وغیرہ اپنی برتری قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے سے برسرپیکار رہے اور مرکزی حکومت کاحوالہ دیئے بغیر معاہدہ بھی کرنے لگے ۔

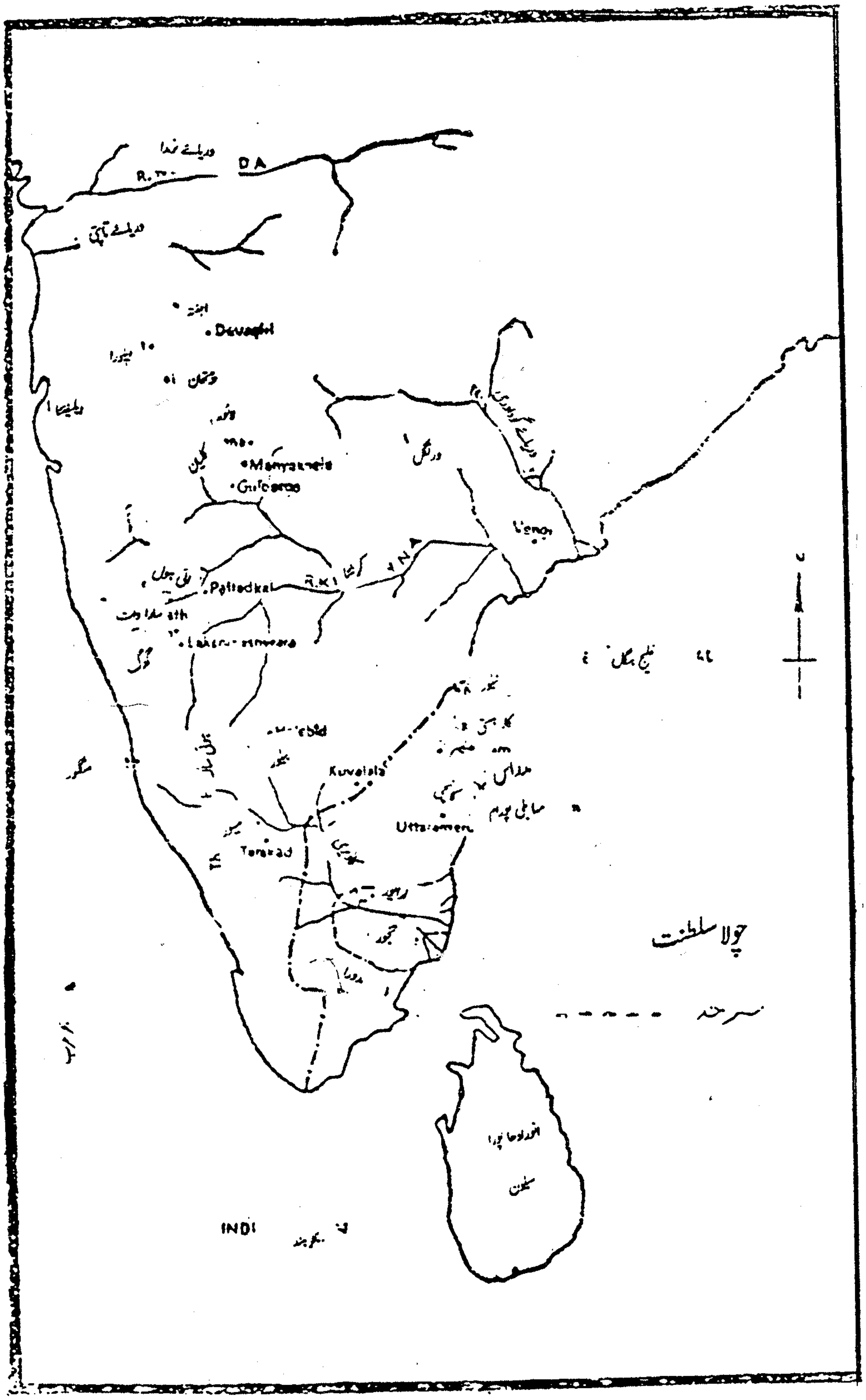

Devagiri
Manyakheta
Gulbarga
Pattadkal
Kuvalala
Talakad
Vengi
چولا سلطنت
خلیج بنگال
سرحد
سیلون
ورنگل

20.5.11 چولا حکومت کا خاتمہ

کولوتنگا سوم (1178، 1218) راجہ راجہ سوم (1216، 60) اور راجہ دھیرج سوم (1246، 79) کی تخت نشینی کے برسوں میں پانڈیاؤں اور کاڈواسرداروں کو عروج حاصل ہوا۔ بل آخر جتا ورماسندر پانڈیا نے چولاؤں کو زبردست شکست دی اور حکومت پانڈیا سلطنت کے زیر سایہ آگئی جسے چولامنڈلا کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

4 راشٹرکوٹ سلطنت کا بانی کون تھا۔

---

5 راشٹرکوٹوں نے کس دور میں حکومت کی۔

---

6 راجہ راجہ چولا کی اہم فتوحات کون سی تھیں۔

20.6 خلاصہ

1۔ چھٹی صدی اور نویں صدی عیسوی کے درمیان پلاؤں نے کانچی سے حکومت کی۔ مہندرورمن اول اور نرسمہا ورمن اول عظیم پلاوا حکمراں تھے۔

2۔ چھٹی صدی عیسوی سے آٹھویں صدی عیسوی تک چالوکیوں نے شمال دکن پر حکومت کی۔ پلاکشن دوم ایک عظیم حکمراں تھا۔

3۔ آٹھویں صدی سے دسویں صدی عیسوی تک راشٹرکوٹوں نے حکومت کی۔

4۔ آٹھویں صدی کے وسط سے چولا طاقتور بن گئے۔ اور انھوں نے تیرھویں صدی عیسوی تک حکومت کی۔ راجہ راجہ اول اور راجندر چولا عظیم حکمراں تھے۔

20.7 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1 نرسمہاورمن اول

2 اپارجیت

3 وشنووردھن

دانتی درگا

5 آٹھویں صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی تک

6 راجہ راجہ اول کی فتوحات سے چولاسلطنت کووسعت حاصل ہوئی ۔ اور اس نے گنگاوادی، باناوادی، نولمباوادی کو فتح کیا اور کیرالا تک اپنے علاقوں کو وسیع کیا۔ وینگی کی ریاست بھی چولاسلطنت کاایک حصہ بن گئی ۔ راجہ راجہ نے سری لنکا اور مالدیپ پر بحری حملے کئے ۔ چولا فوجوں نے شمالی سری لنکا پر قبضہ کیا۔

20.8 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ ذیل کے ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ سیاسی برتری کے لئے ہونے والی پلاوااور چالوکیہ جنگوں کاخاکہ کھینچیے ۔

2۔ نندی ورمن کے کارناموں کو بیان کیجیے ۔

3۔ پلاکشن دوم کے دور کاجائزہ لیجیے ۔

4۔ راجہ راجہ اورراجندر نے کس طرح چولاسلطنت کودکن اور جنوبی ہند میں وسیع کیا۔

II۔ ذیل کے ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں دیجیے ۔

1۔ مہندرورمن کے کارناموں کو بیان کیجیے ۔

2۔ نرسمہاورمن اول کے دور حکومت کی اہمیت کیا تھی ۔ بیان کیجیے ۔

3۔ گووند سوم نے راشٹرکوٹوں کی سیاسی برتری کوکس طرح مستحکم کیا۔

4۔ اموگھ ورش اول کے کارناموں کو مختصر طور پربیان کیجیے ۔

20.9 سفارش کردہ کتابیں

1.	Majumdar, R.C.	:	A Comprehensive History of India, Vol-III
2.	Majumdar, R.C.	:	The History anad Culture of the Indian People, Vol III,IV & V
3.	Nilakanta Sastry, K.A.	:	A History of South India from Pre - Historic Times to the fall of Vijayanagar
4.	Nilkanta Sastry, K.A.	:	The Cholas
5.	Romila Thapar	:	History of India, Vol. I
6.	Srinivasan, K.R.	:	South Indian Temples
7.	Yazdani	:	The Early History of the Deccan

مصنف: بی۔ راجندر پرشاد

مترجم: ڈاکٹر مسعود جعفری